البلاغة الواضحة

البيان والمعاني والبديع

تاليف

علي الجارم و مصطفى أمين

المفتش بوزارة المعارف — المفتش بوزارة المعارف

(التشبیہ)

فائدہ نمبر 1 التشبیہ: وہ جس میں ایک یا کچھ چیزوں کا ایک یا کچھ صفات میں مشترک ہونے کو بیان کرنا حروف تشبیہ کے ساتھ اور وہ کاف اور اس جیسے الفاظ ہیں لکھنے کے اعتبار سے یا اس کا لحاظ رکھا گیا ہو۔ (مثال) اَنْتَ كَالَّيْثِ فِي الشَّجَاعَةِ

(وضاحت) اس میں شیر کے ساتھ تشبیہ دی گئی ہے اور "اَنْتَ" مشبہ ہے "اَللَّيْثُ" مشبہ بہ ہے "فِي الشَّجَاعَةِ" وجہ شبہ ہے اور "کاف" اداۃ تشبیہ

فائدہ نمبر 2 ارکان تشبیہ: ارکان تشبیہ (4) ہیں:۔

(1) مشبہ (2) مشبہ بہ (3) اداۃ تشبیہ (4) وجہ الشبہ

نوٹ: واجب ہے کہ وجہ شبہ مشبہ بہ میں مضبوط اور زیادہ ظاہر ہو۔

(اقسام التشبیہ)

فائدہ نمبر 3 تشبیہ مرسل: جس میں اداۃ ذکر ہو

مثال: اَنْتَ كَاللَّيْثِ فِي الشُّجَاعَةِ (وضاحت) کاف اداۃ ذکر ہے

فائدہ نمبر 4 تشبیہ مؤکد: جس میں اداۃ حذف ہو

مثال: اَنْتَ لَيْثٌ فِي الشُّجَاعَةِ (وضاحت) اداۃ ذکر نہیں ہے

فائدہ نمبر 5 تشبیہ مجمل: وہ جس میں وجہ شبہ حذف ہو

مثال: اَنْتَ كَاللَّيْثِ (وضاحت) وجہ شبہ حذف ہے

فائدہ نمبر 6 تشبیہ مفصل: وہ جس میں وجہ شبہ ذکر ہو

مثال: اَنْتَ كَاللَّيْثِ فِي الشُّجَاعَةِ (وضاحت) وجہ شبہ ذکر ہے

فائدہ نمبر 7 تشبیہ بلیغ: وہ جس میں اداۃ اور وجہ شبہ حذف ہو

Date: __/__/2024 (M)(T)(W)(T)(F)(S)

مثال : اَنْتَ لَیْثٌ (فصاحت) وجہ شبہ اور اداۃ دونوں حذف ہیں

(تشبیہ تمثیل)

قاعدہ نمبر 8 تشبیہ تمثیل : وہ جس میں وجہ شبہ متعدد چیزوں سے مل کر بنایا ہو۔

~~مثال : کَاَنَّ مُثَارَ النَّقْعِ فَوْقَ رُؤُسِنَا~~

~~وَاَسْیَافَنَا لَیْلٌ تَهَاوَی کَوَاکِبُهُ~~

وضاحت مثال : کَاَنَّ الْهِلَالَ نُوْنُ لُجَیْنٍ

غَرِقَتْ فِیْ صَحِیْفَةٍ زَرْقَاءَ

وضاحت : اس میں چاند کو چاندی کی مچھلی کے ساتھ تشبیہ دی ہے اور وجہ شبہ یہ ہے کہ وہ نیلے رنگ یعنی آسمان میں ڈوب رہا ہے

تشبیہ غیر تمثیل : وہ جس میں وجہ شبہ متعدد چیزوں سے مل کر نہ بنا ہو۔

مثال : هٰذَا الشَّیْءُ کَالْمِسْکِ فِی الرَّائِحَةِ

وضاحت : اس میں وجہ شبہ ایک ہی چیز ہے اور وہ خوشبو ہے

(تشبیہ ضمنی)

قاعدہ نمبر 9 تشبیہ ضمنی : وہ تشبیہ جس میں مشبہ اور مشبہ بہ تشبیہ کی مشہور صورت میں وضع نہ ہو بلکہ سرسری طور پر اسے مرکب کیا ہو۔

مثال : فَاِنْ تَفُقِ الْاَنَامَ وَاَنْتَ مِنْهُمْ

فَاِنَّ الْمِسْکَ بَعْضُ دَمِ الْغَزَالِ

وضاحت : یہاں پر کوئی بھی مشہور صورت نہیں ہے جس سے ہمیں سمجھ آجائے کہ یہ تشبیہ بیان کی گئی ہے

Date: __/__/2024

M T W T F S

نوٹ: یہ قسم اس لیے لائی جاتی ہے تاکہ اس بات کا فائدہ ہو کہ جو حکم مشبہ کی طرف لگایا گیا ہے وہ ممکن ہے۔

(اغراض التشبیہ)

فائدہ نمبر 10 اغراض التشبیہ: اغراض تشبیہ بہت ہیں ان میں سے کچھ یہ ہیں:

(الف) مشبہ کے ممکن ہونے کو بیان کرنا: یہ اس وقت ہوگا جب اس کی طرف انوکھے کام کی نسبت کی جائے اور یہ انوکھا پن تشبیہ کو بیان کرنے سے زائل ہوگا۔

مثال: فَإِنْ تَفُقِ الْأَنَامَ وَأَنْتَ مِنْهُمْ
فَإِنَّ الْمِسْكَ بَعْضُ دَمِ الْغَزَالِ

وضاحت: اس مثال میں ممدوح کی مدح کرتے ہوئے کہتا ہے کہ بعض خوشبوئیں ہرن کے خون سے بنتی ہیں تو یہ ہرن کی مدح بیان کی جا رہی ہے۔

(ب) مشبہ کی حالت کو بیان کرنا: یہ اس وقت ہوگا جب مشبہ تشبیہ سے پہلے صفت میں مشہور نہ ہو اس وقت۔

مثال: كَأَنَّكَ شَمْسٌ وَالْمُلُوكُ كَوَاكِبُ
إِذَا طَلَعَتْ لَمْ يَبْدُ مِنْهُنَّ كَوْكَبُ

~~وضاحت~~ (وضاحت) اس میں مشبہ (بادشاہ) کی حالت بیان کی جا رہی ہے کہ وہ جب اپنی ریاست میں نکلتا ہے تو اس کی حالت ستاروں کی طرح ہے جیسے ستاروں سے سورج نکلتا ہے۔

(ج) مشبہ کی حالت کی مقدار کو بیان کرنا: یہ اس وقت ہوگا جب مشبہ تشبیہ سے پہلے اس صفت میں اجمالی طور پر مشہور ہو اور تشبیہ اس صفت کی مقدار کو واضح کر دے۔

مثال: فیہا اثنتان واربعون حلوبۃ
سودًا کخافیۃ الغراب الاسحم

وضاحت: اس میں کالے ہونے کی مقدار کو بیان کر دیا جا رہا ہے

(د) مشبہ کی حالت کو پختہ کرنا: جب مشبہ کی طرف اسناد کی گئی ہوں اور اس کو ثابت کرنے اور پختہ کرنے کی حاجت ہو بالمثال

مثال: إنّ القلوب إذا تنافر ودّها
مثل الزجاجۃ کسرہا لا یجبر

وضاحت: یہاں ٹوٹے ہوئے دل کو ٹوٹے ہوئے شیشے سے تشبیہ دی گئی ہے اور ساتھ میں اس کی وضاحت کی کہ ٹوٹا شیشہ نہیں جڑتا۔

(ہ) مشبہ کو مزین کرنا یا اس کی فصاحت کو بیان کرنا:

مثال: سوداء واضحۃ الجبین
کمقلۃ الظبی الغریر

وضاحت: اس میں اس کی خوبصورتی کو بیان کیا جا رہا ہے۔

(تشبیہ مقلوب)

فائدہ نمبر 11 تشبیہ مقلوب: مشبہ کو مشبہ بہ بنانا یہ دعوہ کرتے ہوئے کہ وجہ شبہ اس تشبیہ میں قوی اور زیادہ ظاہر ہے۔

مثال: وبدا الصباح کأنّ غرّتہ
وجہ الخلیفۃ حین یمتدح

وضاحت: اس میں مشبہ کو مشبہ بہ کی جگہ رکھا اور کہا کہ صبح کی پو اس طرح ہے جیسے خلیفہ کا چہرہ کھل جاتا ہے جب اس کی مدح کی جائے۔

Date: __/__/2024   (M)(T)(W)(T)(F)(S)

(مجازِ لغوی)

فائدہ نمبر 12 مجازِ لغوی: وہ لفظ جو غیر ما وضع لہ میں استعمال ہو کسی علاقہ کی وجہ سے اس کے ساتھ کہ حقیقی معنی مراد لینے سے وہاں کوئی قرینہ مانع ہو۔

مثال: فُلَانٌ يَتَكَلَّمُ بِالدُّرَرِ

وضاحت: فلاں شخص موتیوں سے کلام کرتا ہے یہاں موتی مجازی معنی میں استعمال ہو رہے ہیں یعنی اچھے الفاظ کے ساتھ۔

نوٹ: حقیقی معنی اور مجازی معنی میں کبھی علاقہ مشابہت ہو گا اور کبھی مشابہت کے علاوہ ہو گا۔

(استعارہ تصریحیہ / مکنیہ)

فائدہ نمبر 13 مجازِ لغوی سے استعارہ: وہ تشبیہ جس میں طرفین میں سے ایک حذف ہو اور اس میں علاقہ ہمیشہ مشابہت کا ہو۔

مثال: وَاخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ

وضاحت: یہاں پر (اَلطَّائِرُ) پرندہ حذف ہے

اس کی دو اقسام ہیں:

(1) تصریحیہ (2) مکنیہ

(1) تصریحیہ: وہ جس میں مشبہ بہ کو صراحتاً ذکر کیا ہو

مثال: ~~کتاب انزلنہ الیک~~ فَأَمْطَرَتْ لُؤْلُؤًا مِنْ نَرْجِسٍ وَسَقَتْ وَرْدًا وَعَضَّتْ عَلَى الْعُنَّابِ بِالْبَرَدِ

وضاحت: اس میں مشبہ بہ ذکر ہے ~~[illegible]~~ جو بعد والا جملہ ہے

(2) مکنیہ: وہ جس میں مشبہ بہ کو حذف کر دیا ہو اور مشبہ بہ کے لوازمات کو ذکر کیا گیا ہو۔

Date: __/__/2024

M T W T F S

مثال: وَاخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ

وضاحت: اس میں مشبہ بہ پرندہ کو حذف کیا گیا ہے۔

(استعارہ اصلیہ / تبعیہ)

فائدہ نمبر 14 استعارہ اصلیہ: جب لفظ اسم جامد کے طور پر جاری ہو

مثال: كِتَابٌ أَنْزَلْنَاهُ إِلَيْكَ لِتُخْرِجَ النَّاسَ مِنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ

وضاحت: اس میں لفظ (ظُلُمَاتٌ) اور (نُورٌ) کو بطور استعارہ لیا گیا ہے اور یہ اسم جامد ہیں ان سے آگے گردان نہیں چلتی۔

فائدہ نمبر 15 استعارہ تبعیہ: وہ استعارہ جس میں لفظ مشتق ہو یا فعل اس استعارہ میں جاری ہو۔

مثال: أُولَٰئِكَ عَلَىٰ هُدًى مِّن رَّبِّهِمْ

وضاحت: یہاں پر (عَلَىٰ هُدًى) سے استعارہ کیا گیا ہے کہ یہ ہدایت پر ہیں یعنی حق پر / دین اسلام پر ہیں۔

اہم بات: ہر استعارہ تبعیہ کا قرینہ مکنیہ ہوتا ہے اور یہ تب ہوگا جب استعارہ مشبہ اور مشبہ بہ میں سے کسی ایک میں جاری ہو اور دوسرے میں جاری کرنا ممتنع ہو۔

(استعارہ مرشحہ / مجردہ / مطلقہ)

فائدہ نمبر 16 استعارہ مرشحہ: وہ استعارہ جس میں مشبہ بہ کے ملائم کو ذکر کیا ہو۔

مثال: أُولَٰئِكَ الَّذِينَ اشْتَرَوُا الضَّلَالَةَ بِالْهُدَىٰ فَمَا رَبِحَت تِّجَارَتُهُمْ

وضاحت: اس مثال میں خریدنے (اشتروا) سے استعارہ لیا گیا ہے اور مشبہ بہ کے ملائم کو ذکر کیا گیا ہے کہ وہ تجارت میں نفع کا نہ ہونا

فائدہ نمبر 17 استعارہ مجردہ: وہ استعارہ جس میں مشبہ کے ملائم کو ذکر کیا ہو۔

مثال: فَاَذَاقَهَا اللّٰهُ لِبَاسَ الْجُوْعِ وَالْخَوْفِ

وضاحت: یہاں پر لباس پہننے کا ذکر ہے اور لباس پہنا جاتا ہے چکھا نہیں جاتا لہذا یہ اس کے ملائم ہوا

فائدہ نمبر 18 استعارہ مطلقہ: وہ جس میں مشبہ اور مشبہ بہ کے ملائم ذکر نہ ہو

مثال: يَنْقُضُوْنَ عَهْدَ اللّٰهِ

وضاحت: یہاں پر کوئی ملائم ذکر نہیں۔

فائدہ نمبر 19 استعارہ ترشیحیہ و مجردہ: استعارہ ترشیحیہ اور مجردہ کا اعتبار اس وقت ہوگا جب اس میں قرینہ لفظیہ یا حالیہ طور پر پورا کیا گیا ہو۔ اس لیے اس کو قرینہ تصریحیہ اور مجردہ کہتے ہیں نہ کہ قرینہ ملائمہ ترشیحیہ۔

(استعارہ تمثیلیہ)

فائدہ نمبر 20 استعارہ تمثیلیہ: وہ استعارہ جو غیر ماوضع لہ میں استعمال ہو مشابہت کے علاقہ کے ساتھ اور ساتھ ہی اس سے اصلی معنی مراد لینے سے کوئی قرینہ مانع بھی ہو۔

مثال: فُلَانٌ يَتَكَلَّمُ بِالدُّرَرِ

وضاحت: اس میں (درر) لفظ غیر ماوضع لہ میں استعمال ہے اور وہ موتی ہے۔

(مجاز مرسل)

فائدہ نمبر 21 مجاز مرسل: جب کلمہ اپنے اصلی معنی کے علاوہ میں استعمال ہو اور اس میں علاقہ مشابہت کا نہ ہو اس کے ساتھ کہ وہاں اصلی

معنی مراد لینے سے قرینہ مانع ہو۔

مثال: یَجْعَلُوْنَ اَصَابِعَهُمْ فِیْ آذَانِهِمْ

وضاحت: یہاں پر انگلیوں کو مجازی معنی میں استعمال کیا ہے کیونکہ کان میں انگلی کو داخل کرنا دشوار ہے جبکہ پورے کو داخل کیا جاتا ہے۔

فائدہ نمبر 22 علاقات مجاز مرسل: مجاز مرسل کے علاقے درج ذیل ہیں:۔

(1) سببیت (2) مسببیت (3) جزئیت (4) کلیت

(5) اعتبار ما کان (6) اعتبار ما یکون (7) محلیت (8) حالیت

(1) سببیت: مثال: عَظُمَتْ یَدُ فُلَانٍ

وضاحت: اس میں عظمت سے مراد اس کی نعمتوں کا اظہار کرنا ہے۔ کیونکہ اس کے ہاتھ میں عظمت نہیں بلکہ وہ سخی ہے

(2) مسببیت: مثال: اَمْطَرَتِ السَّمَاءُ نَبَاتًا

وضاحت: یہاں پر مسبب بیان کیا کہ آسمان سے نباتات نہیں برستے بلکہ آسمان سے پانی برستا ہے اور اس سے نباتات اگتے ہیں۔

(3) جزئیت: مثال: اَرْسَلْتُ الْعُیُوْنَ لِتَطَّلِعَ عَلٰی اَحْوَالِ الْعَدُوِّ

وضاحت: یہاں جزء یعنی آنکھ بول کر کل یعنی مکمل جاسوس مراد لیا گیا ہے۔

(4) کلیت: مثال: یَجْعَلُوْنَ اَصَابِعَهُمْ فِیْ آذَانِهِمْ

وضاحت: یہاں پر کل یعنی مکمل انگلی بول کر جزء یعنی پورہ مراد لیا گیا ہے۔

(5) اعتبار ما کان: مثال: وَآتُوا الْیَتَامٰی اَمْوَالَهُمْ

وضاحت: یہاں ماضی بول کر حال مراد لیا ہے کہ جب وہ یتیم آجائیں
یعنی بالغ ہو جائیں انہیں ان کا مال دے دو۔

(6) اعتبار ما یؤل: مثال: اِنِّیۡۤ اَرٰىنِیۡۤ اَعۡصِرُ خَمۡرًا

وضاحت: یہاں مضارع بول کر ماضی مراد لیا یعنی اس نے شراب
نہیں نچوڑی بلکہ انگوروں کا رس نکالا۔

(7) محلیت: مثال: قَرَّرَ الْمَجْلِسُ ذٰلِكَ

وضاحت: یہاں پر مجلس سے مراد مجلس میں بیٹھنے والے ہیں۔

(8) حالیت: مثال: فَفِیۡ رَحۡمَةِ اللّٰهِؕ هُمۡ فِیۡهَا خٰلِدُوۡنَ

وضاحت: یہاں رحمت سے مراد جنت ہے۔

(مجاز عقلی)

فائدہ نمبر 23 مجاز عقلی: فعل یا معنی فعل کی غیر ما هو له کی طرف نسبت کرنا
ہے۔ کسی علاقہ کی وجہ سے ایسے قرینہ کے ساتھ جو اسناد
حقیقی کو مراد لینے سے مانع ہو۔

مثال: اَشَابَ الصَّغِیْرَ وَاَفْنَى الْكَبِیْرَ
كَرُّ الْغَدَاةِ وَمَرُّ الْعَشِیِّ

وضاحت: اس میں بڑھاپے کو زوال کے بعد کے وقت کی طرف اسناد کی

فائدہ نمبر 24 اسناد مجازی: فعل کے سبب، فعل کے زمانہ، فعل کے مکان
یا فعل کے مصدر کی طرف اسناد ہو یا مبنی للفاعل کی نسبت
مفعول کی طرف ہو اور مبنی علی المفعول کی نسبت فاعل کی
طرف کرنا۔

فاعل کی مفعول کی طرف نسبت: مثال: عِیْشَةٍ رَّاضِیَةٍ

مفعول کی فاعل کی طرف نسبت: مثال: سَيْلٌ مُفْعَمٌ

مکان کی طرف نسبت: مثال: نَهْرٌ جَارٍ

مصدر کی طرف نسبت: مثال: جَدَّ جِدُّهٗ

فعل کی سبب کی طرف نسبت: مثال: بَنَى الْأَمِيرُ الْمَدِينَةَ

فعل کی زمان کی طرف نسبت: مثال: نَهَارُهٗ صَائِمٌ

(کنایہ)

قاعدہ نمبر 25 کنایہ: وہ لفظ جس کو بول کر اس کا لازم معنی مراد لیا جائے ساتھ ہی اس کا اصلی معنی مراد لینا بھی جائز ہو۔

مثال: ~~طویل النجاد~~ كَثِيرُ الرَّمَادِ

وضاحت: اس میں کنایہ کیا ہے زیادہ راکھ سے مراد اس کا سخی ہونا ہے۔

قاعدہ نمبر 26 کنایہ کی اقسام: مکنی عنہ کے اعتبار سے کنایہ کی تین اقسام ہیں

(1) مکنی عنہ صفت ہوگی (2) مکنی عنہ موصوف ہوگی

(3) مکنی عنہ نسبت ہوگی

(1) مکنی عنہ صفت ہوگا: مثال: كَثِيرُ الرَّمَادِ إِذَا مَا شَتَا

وضاحت: اس میں اس کی صفت بیان ہوئی ہے کہ وہ سخی ہے۔

(2) مکنی عنہ موصوف ہوگا: مثال: اَلْمَجْدُ بَيْنَ ثَوْبَيْهِ وَالْكَرَمُ تَحْتَ رِدَائِهِ

وضاحت: اس میں مکنی عنہ موصوف ہے اور وہ بزرگی کی نسبت اس کی عزت کی طرف کی ہے۔

(3) مکنی عنہ نسبت ہوگا: مثال: اَلضَّارِبِينَ بِكُلِّ أَبْيَضَ مُخْذَمٍ
وَالطَّاعِنِينَ مَجَامِعَ الْأَضْغَانِ

وضاحت: یہاں پر بعض مدینہ کے جمع ہونے کی جگہ سے کنایہ کیا گیا ہے اور مدلول ہے۔

(علم البدیع)
(محسنات لفظیہ)

1: الجناس

حاشیہ نمبر 68 دونوں لفظ بولنے کے اعتبار سے ایک جیسے ہوں اور معنی کے اعتبار سے مختلف ہوں

اجناس کی اقسام: جناس کی دو اقسام ہیں:۔

(1) جناس تام (2) جناس غیر تام

(1) جناس تام وہ جس میں دو لفظ چار امور میں متفق ہوں وہ چار امور یہ ہیں:۔

(i) نوع حروف (ii) شکل (iii) عدد (iv) ترتیب

مثال: وَيَوْمَ تَقُومُ السَّاعَةُ يُقْسِمُ الْمُجْرِمُونَ مَا لَبِثُوا غَيْرَ سَاعَةٍ

وضاحت: اس میں (الساعۃ) لفظ دو بار استعمال ہوا ہے اور ان کی بناوٹ کے اعتبار سے وہ ایک جیسا ہے مگر ایک جگہ قیامت کے معنی میں استعمال ہوا ہے اور دوسری مرتبہ ایک لمحہ کے معنی میں استعمال ہوا ہے۔

(2) جناس غیر تام: وہ جس میں لفظ ان مذکورہ چار امور میں اختلاف کے ساتھ استعمال ہو۔

مثال: فَخَشِيتُ أَنْ تَقُولَ فَرَّقْتَ بَيْنَ بَنِي إِسْرَائِيلَ

وضاحت: اس میں بین اور بنی دونوں الفاظ استعمال

ہوئے ہیں مگر یہ ان (لہ) امور میں مختلف ہیں یعنی یہ ذیلوفنی کے اعتبار سے بھی مختلف ہیں۔

2: اقتباس:

اقتباس: نثر یا شعر کے اندر قرآن کریم یا حدیث شریف میں سے کوئی چیز ملا دینا اور یہ نہ بتانا کہ یہ قرآن یا حدیث کا حصہ ہے۔

نوٹ: جائز ہے کہ اقتباس کرنے والا تھوڑا سا اس کلام میں خود سے تبدیلی کر دے۔

مثال: رَحَلُوا فَلَسْتُ مُسَائِلًا عَنْ دَارِهِمْ
أَنَا بَاخِعٌ نَفْسِي عَلَى آثَارِهِمْ

وضاحت: اس مثال میں جو شعر کا دوسرا مصرعہ ہے وہ قرآن کریم کی آیت ہے۔

3: سجع:

سجع: آخری حرف میں دونوں مصرعوں یا دونوں جملوں کے ملا جلا فقرے رکھنا اور اس میں افضل یہ ہے کہ وہ دونوں آخری الفاظ تعداد کے اعتبار اور ترتیب کے اعتبار سے برابر ہوں۔

مثال: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: اَللّٰهُمَّ أَعْطِ مُنْفِقًا خَلَفًا وَأَعْطِ مُمْسِكًا تَلَفًا

وضاحت: اس میں دو جملے ہیں مُنْفِقًا تَلَفًا اور مُمْسِكًا تَلَفًا اور ان کا آخر ایک ہی وزن پر ہے۔

(محسنات معنویہ)

1: التوریہ:

فائدہ نمبر 71

التوریہ: کلام کرنے والا مفرد لفظ ذکر کرے اس کے دو معنی ہوں ایک قریبی معنی ہو اور وہ ظاہر بھی ہو اور ایک بعیدی معنی ہو جو پوشیدہ ہو اور بعیدی معنی مراد لیا جائے اور قریبی معنی چھوڑ دیا

مثال: وَهُوَ الَّذِي يَتَوَفَّاكُم بِاللَّيْلِ وَيَعْلَمُ مَا جَرَحْتُم بِالنَّهَارِ

وضاحت: اس میں جرحتم کا بعیدی معنی مراد لیا ہے جو کہ گناہوں کا ارتکاب کرنا ہے۔

2: الطباق:

فائدہ نمبر 72 طباق: کلام میں ایک چیز اور اس کی ضد کو جمع کرنا

طباق کی دو اقسام: طباق کی دو اقسام ہیں:

(1) طباق ایجابی (2) طباق سلبی

(1) طباق ایجابی: وہ جس میں ضدین ایجاب اور سلب کے اعتبار سے مختلف نہ ہوں۔

مثال: وَتَحْسَبُهُمْ أَيْقَاظًا وَهُمْ رُقُودٌ

وضاحت: اس مثال میں نیند اور جاگنا یہ آپس میں ضد ہیں اور دونوں ایجاب و سلب کے اعتبار سے مختلف نہیں

(2) طباق سلبی: وہ جس میں ضدین ایجاب اور سلب کے اعتبار سے مختلف ہو۔

مثال: يَسْتَخْفُونَ مِنَ النَّاسِ وَلَا يَسْتَخْفُونَ مِنَ اللَّهِ

وضاحت: اس میں ایک جیسے دو فعل استعمال ہوئے ہیں اور اس میں سے ایک ایجابی ہے اور دوسرا سلبی تو یہ آپس میں مختلف

قاعدہ نمبر 73 (3) المقابلہ:

مقابلہ: دو یا دو سے زیادہ معانی کو لے آنا اور اس کے بعد جو ان کے مقابل معانی ہیں ان کو ترتیب کے ساتھ ذکر کرنا۔

مثال: إِنَّكُمْ لَتَكْثُرُونَ عِنْدَ الْفَزَعِ وَتَقِلُّونَ عِنْدَ الطَّمَعِ

وضاحت: اس میں پہلے دو معنی بیان ہوئے اور وہ کثرت اور تنگی یا مصیبت ہے اور پھر ان کے مقابل کو ذکر کیا گیا جو کہ قلت اور خوشحالی ہے۔

(4) حسن التعلیل:

قاعدہ نمبر 74 حسن تعلیل: حسن تعلیل یہ ہے کہ ادیب صراحتاً یا ضمناً کسی شیء کی معروف علت کا انکار کرے اور ایسی انوکھی ادبی علت لائے جو اس کی غرض کے مناسب ہو جس کا وہ قصد کر رہا ہے۔

مثال: وَمَا كُلْفَةُ الْبَدْرِ الْمُنِيرِ قَدِيمَةٌ
وَلَكِنَّهَا فِي وَجْهِهِ أَثَرُ اللَّطْمِ

وضاحت: اس میں شاعر مبالغہ کر رہا ہے کہ مرثی کا غم کائنات کے تمام غموں کو شامل ہے اس لیے وہ دعوی کر رہا ہے کہ چاند کی چھائیں جو اس کے چہرے پر نمودار ہیں وہ چہرہ پر تھپیڑ مارنے کی وجہ سے ہے۔

(5) تاکید المدح بما یشبہ الذم وعکسہ

قاعدہ نمبر 75 تاکید المدح بما یشبہ الذم: اس کی دو اقسام ہیں:

(1) مذمت کی منفی صفت سے مدح کی صفت کا استثناء کرنا

(2) کسی چیز کے لیے مدح کی صفت بیان کرنا اور اس کے بعد حرف استثناء لایا جائے اور اس کے بعد دوسری صفت لائی جائے

مثال 1) وَلَا عَیْبَ فِیْهِ غَیْرَ اَنِّیْ قَصَدْتُهٗ
فَاَنْسَتْنِیَ الْاَیَّامُ اَهْلًا وَّمَوْطِنًا

وضاحت: یہاں پر شاعر نے مدح بیان کی ہے شروع شعر میں بھی اور آخر شعر میں بھی اور اس میں حرف استثناء کے بعد اس کی صفت اس انداز سے لایا کہ سب لوگ اسے مذمت بیان کرے گا۔

مثال 2) هُمْ فُرْسَانُ الْکَلَامِ اِلَّا اَنَّهُمْ سَادَةٌ اِمْجَازٌ

وضاحت: یہاں پر ایک صفت کے بعد حرف استثناء ذکر کیا پھر دوسری صفت بیان کی تو یہ دوسری قسم ہے۔

فائدہ نمبر 76 تاکید الذم بما یشبه المدح: اس کی بھی دو اقسام ہیں

(1) مدح کی منفی صفت سے مذمت کی صفت کا استثناء کرنا

(2) کسی چیز کی مذمت کی صفت بیان کرنا پھر حرف استثناء لانا پھر دوسری صفت مذمت بیان کرنا

مثال 1) لَا فَضْلَ لِلْقَوْمِ اِلَّا اَنَّهُمْ لَا یَعْرِفُوْنَ لِلْمُجَاوِرِ حَقَّهٗ

وضاحت: اس میں پہلے صفت مذمت کو بیان کیا پھر حرف استثناء لایا پھر مدح کی صفت کی نفی دوبارہ کر دی۔

مثال 2) اَلْکَلَامُ کَثِیْرُ التَّعْقِیْدِ سِوٰی اَنَّهٗ مُبْتَذَلُ الْمَعَانِیْ

وضاحت: اس میں پہلے صفت مذمت بیان کی پھر حرف استثناء کے بعد دوسری صفت مذمت بیان کی۔

(7) اسلوب حکیم:

قاعدہ نمبر 77 اسلوب حکیم: مخاطب کو اس کے علاوہ ملے جس کا وہ انتظار کر رہا ہے یا تو اس کے سوال کو چھوڑ دینے کے ذریعے یا مخاطب کو اس کے سوال کے علاوہ دوسرے سوال کا جواب دینا ہو یا اس کے کلام کو اس کے مقصود کے علاوہ پر محمول کرنے کے ذریعے یہ اشارہ کرتے ہوئے کہ یہی سوال کرنا مناسب تھا یا یہی معنی مراد لینا مناسب تھا۔

مثال: يَسْأَلُوْنَكَ عَنِ الْأَهِلَّةِ قُلْ هِيَ مَوَاقِيْتُ لِلنَّاسِ وَالْحَجِّ

وضاحت: اس میں انہوں نے سوال تو چاند کے چھوٹے بڑے ہونے کے بارے میں کیا تھا مگر جواب ان کو اور دیا۔